ہے۔

۱۔ زندگی کا انفرادی پہلو۔ ۲۔ زندگی کا عائلی پہلو۔ ۳۔ معاشرتی زندگی۔ ۴۔ زندگی کا قومی اور بین الاقوامی پہلو۔ ۵۔ زندگی کا ثقافتی پہلو۔ ۶۔ زندگی کا معاشی پہلو۔ ۷۔ زوال و بربادیٔ اقوام کے اسباب۔

سیاسی آندھیاں اور ثقافتی طوفان کیسے بھی چلتے رہے۔ مگر پاکستان میں علمی اور ادبی اور صحافی تینوں سطحوں پر دین و ایمان کی پرورش کے لیے سامان ہوتا رہا۔ بخصوصاً ماحول کی خوفناک اتھل پتھل میں جو اصحاب اور ادارے علمی کام ایسے انہماک سے کرتے ہیں کہ گویا ان کے خیمۂ فکر و تحقیق کے باہر کچھ بھی نہیں رہا، بہت قیمتی ہیں۔ اور اقبال کے عہد میں اُبھرنے والے خواجہ صاحب تو ان اہل اللہ میں سے تھے جن کی زندگیوں کے دامن پر ہوس و بے ضمیری کی گرد بھی نہیں پڑی۔ ایسے بزرگوں کے کاموں سے استفادہ کرنے میں بڑی برکت ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے لیے مغفرت و درجات کی دعا کریں۔

مکتوباتِ اقدس مرتب: محمد صدیق نسیم چودھری۔ ناشر: نسیم اکبر فاؤنڈیشن، پی ۱۴۳، ریلوے روڈ، فیصل آباد۔ اعلیٰ سفید کاغذ، نفیس طباعت آفسٹ۔

اس بحث سے قطع نظر کہ دورِ ضیا، الحق کیسا تھا اور کیسا نہ تھا، یہاں میں ایک بات کا اقرار ضرور کرتا ہوں کہ سیرتِ پاکؐ کے متعلق لٹریچر میں اس دور میں زور و شور سے اردو میں اور صوبائی زبانوں میں، نیز انگریزی میں اضافہ ہوا اور ہوتا جا رہا ہے۔ ہر سال سیرت نگاروں اور نعت نگاروں میں ایوارڈ اور انعام تقسیم ہوتے رہے اور قومی و صوبائی سطح کے علاوہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تقاریب سیرت منائی گئیں۔ اور خطبات پیش ہوتے رہے۔ ایم۔ اے اور پی۔ ایچ ڈی کے لیے سیرت پر مقالات لکھے گئے۔ بچوں میں اعلیٰ سطحوں پر انعامی مقابلے ہوئے۔ سوچنے والوں نے نئے نئے موضوع سوچے۔ کسی نے حضورؐ کی خاص راتوں پر لکھا، کسی نے حضورؐ کے سفروں کو مبحث بنایا۔ کسی نے

غزوات وسرایا کو چنا اور کسی نے عدالتی فیصلوں، خاص خاص اعلامیوں، میثاقِ مدینہ اور امراء کو دیئے جانے والے احکام سے روشنی حاصل کی۔ اس دور کا ایک فیضان نقوشِ کا رسول نمبر ہے جو بجائے خود ایک سنگِ میل ہے۔

حضورؐ کے مکاتیب پر بھی نگاہیں مرتکز ہوئیں۔ پہلے بھی کتب سیر میں مختلف مشہور خطوط بنام معاصر سلاطین و ملوک محفوظ ہیں۔ قدیم ترین مجموعۂ مکاتیب نبویؐ مشہور صحابی حضرت عمرو بن حزم انصاری رضؓ نے مرتب کیا تھا جو ۱۲ خطوط پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں میثاقِ مدینہ احادیث و سیر کی کتابوں میں محفوظ ہے۔ اسی طرح معاہدۂ حدیبیہ ہے۔ پھر تعلیمِ دینی، عدالت وقانون اور طریقِ حکومت کے متعلق ماتحت امرا کو ہدایات ہیں۔ حال ہی میں کچھ نئے خطوط دریافت ہوئے ہیں۔ "گذشتہ ڈیڑھ دو سو سال کے دوران چار مکتوبات اقدس بعینہٖ اصلی حالت میں دست یاب ہوئے ہیں۔ (کتاب ص ۹) اس سلسلے میں مزید گفتگو پڑھنی چاہیے۔

ایک جملہ بڑا اہم اور قیمتی ہے۔ ص ۱۳ پر ہے کہ "ان مکتوباتِ گرامی کے بعد تاریخ انسانی کا ایک نیا اور انقلابی دور شروع ہوتا ہے"۔

واقعی یہ خطوط محض ادب یا انشا یا صاحبِ تحریر کی شخصیت کے مطالعہ کا ذریعہ نہیں ہیں، بلکہ ان کی خاص قدر و قیمت یہ ہے کہ یہ خطوط ایک نئے انقلاب کے پرچم ہیں۔ کیونکہ ان میں بادشاہوں اور ملوکیت پرست اور اندھی مذہبیت کے مریضوں کو زندگی کے ایک نئے نظام کا پیغام دیا گیا ہے اور اس پیغام کی عملاً تشریح رسولؐ اور ان کی جماعت پیش کر رہی تھی۔

کتاب میں مکتوب بردار سفرا کی فہرست بھی درج ہے۔ متعدد خطوط رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین صاف اور رنگین تصویریں نظر افروز ہیں۔ علاوہ ازیں ہر خط اور اس سے متعلق مؤلف کا کلام اور مباحث آغاز بہت ہی مفید ہیں۔

ہم اس کتاب کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔